

کتابِ دانیال - نمبر ایک سو آٹھ

نبوتی رمزیت کا انکشاف: کتابِ مکاشفہ میں سات نرسنگوں کا جامع تجزیہ

Jeff Pippenger

2024-02-29

ولیم ملر کو کتابِ مکاشفہ کی سات کلیسیاؤں، سات مہروں اور سات نرسنگوں کے بارے میں بڑی بصیرت دی گئی۔ اُس نے ان نبوتی علامتوں کو بت پرستی اور اس کے بعد آنے والی پاپائیت کی دو ویران گر طاقتوں کے سانچے میں رکھا۔ وہ ان علامتوں کی ہر نبوتی خصوصیت نہ دیکھ سکا، مگر جو کچھ اُس نے دیکھا اُس نے خدا کی کلیسیا کی داخلی اور خارجی تاریخ کی بنیادی سمجھ کو رسولوں کے زمانے سے لے کر دنیا کے آخر تک مستحکم کر دیا۔ داخلی تاریخ کی نمائندگی کلیسیاؤں نے کی، اور کلیسیاؤں کی خارجی تاریخ کی نمائندگی مہروں نے کی۔ اُس نے یہ دیکھا کہ نرسنگے روم پر خدا کے فیصلے کی علامتیں تھیں، جو دنیا کے آخر میں روم پر خدا کے فیصلے کی تمثیل تھیں، اگرچہ وہ یہ نہ دیکھ سکا کہ دنیا کے آخر میں روم ایک سہ گانہ اتحاد پر مشتمل ہوگا۔

یورپاہ اسمتھ کی لکھی ہوئی کتاب "Revelation" and Revelation میں کچھ غلط نظریات شامل ہیں، لیکن سسٹر وائٹ نے اسے "خدا کا مددگار ہاتھ" قرار دیا۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ اسے "Prophets Patriarchs and Prophets"، "Great Controversy" اور "Ages of Ages" کے ساتھ پھیلا یا جانا چاہیے۔ ان کی بھرپور تائید کا یہ مطلب نہیں تھا کہ یہ کتاب ان کی اپنی کتابوں کے برابر الہامی درجے کی ہے، بلکہ یہ کہ اس کتاب میں "شاندار ہدایت" موجود ہے اور یہ "بہت سی قیمتی جانوں کو سچائی کے علم تک پہنچانے" کی وجہ بنی ہے۔

یہ کتاب ملرائٹ نبوتی منطق اختیار کرتی ہے، اور اس کے ساتھ ایسے نبوتی تصورات بھی شامل ہیں جو 22 اکتوبر 1844 سے پہلے دیکھنے میں نہیں آئے تھے۔ جب ہم تین ہاتھوں کے سہ گانہ اطلاق کو پیش کریں گے تو ہم کتاب کی عبارتوں کا حوالہ دیں گے۔

ملر نے کہا کہ "سات نرسنگے زمین یا رومی سلطنت پر بھیجے گئے سات نرالے اور سخت عذابوں کی ایک تاریخ ہیں۔" پہلے چار نرسنگے ان عذابوں کی نمائندگی کرتے ہیں جو بت پرست روم پر نازل ہوئے، اور پانچواں اور چھٹا نرسنگا وہ خدا کے عذاب تھے جو پوپائی روم پر آئے، لیکن ملر یہ تسلیم نہ کرتے کہ ساتواں نرسنگا جدید روم پر خدا کے عذاب کی نمائندگی کرتا ہے۔ مکاشفہ کی سات مہروں اور سات نرسنگوں کے بارے میں بات کرتے ہوئے، یورپاہ اسمتھ نے لکھا:

کتاب لے لینے کے بعد، برہ فوراً مہریں کھولنے لگتا ہے؛ اور رسول کی توجہ اُن مناظر کی طرف مبذول کرائی جاتی ہے جو ہر مہر کے تحت وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ عددِ سات کے بارے میں پہلے ہی نوٹ کیا جا چکا ہے کہ کلامِ مقدس میں یہ تکمیل اور کمال کی علامت ہے۔ لہذا یہ کہنا کہ سات مہریں واقعات کی ایک مخصوص قسم کے پورے سلسلے پر مشتمل ہیں جو شاید قسطنطین کے زمانے تک پھیلتا ہے، اور یہ کہ سات نرسنگے اس وقت کے بعد کے دور کا ایک اور سلسلہ پیش کرتے ہیں، درست نہیں ہو سکتا۔ نرسنگے اُن واقعات کے ایک سلسلے کی نشان دہی کرتے ہیں جو مہروں کے واقعات کے ساتھ ساتھ رونما ہوتے ہیں، مگر اپنی نوعیت میں بالکل مختلف ہیں۔ نرسنگا جنگ کی علامت ہے؛ لہذا نرسنگے انجیل کے دور میں قوموں کے درمیان وقوع پذیر ہونے والی عظیم سیاسی ہلچلوں کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ مہریں مذہبی نوعیت کے واقعات کو ظاہر کرتی ہیں، اور کلیسیا کی تاریخ کو مسیحیت کے آغاز سے مسیح کی آمد تک اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہیں۔ یورپاہ اسمتھ، ڈینیئل اینڈ ریوولیشن، 431۔

نرسنگا جنگ اور سیاسی ہلچل کی علامت ہے۔ مکاشفہ کے آٹھویں باب کی دوسری آیت کے بارے میں بات کرتے ہوئے، سمتھ بیان کرتا ہے:

'آیت ۲۔ اور میں نے وہ سات فرشتے دیکھے جو خدا کے حضور کھڑے تھے؛ اور انہیں سات نرسنگے دیے گئے۔'

یہ آیت واقعات کے ایک نئے اور جداگانہ سلسلے کا آغاز کرتی ہے۔ مہروں میں ہم نے کلیسیا کی تاریخ اُس عرصے کے دوران دیکھی ہے جیسے انجیل کا دور کہا جاتا ہے۔ اب متعارف کرائے گئے سات نرسنگوں میں ہمیں اسی زمانے کے دوران پیش آنے والے اہم سیاسی اور جنگی واقعات ملتے ہیں۔ یوریاہ سمتھ، دانی ایل اور مکاشفہ، 476۔

مکاشفہ باب آٹھ کی پہلی چھ آیات میں ساتویں مہر کھولی جاتی ہے، اور ساتویں مہر کے کھلنے کے پس منظر میں، سات فرشتے، سات نرسنگے لیے ہوئے، پھونکنے کے لیے تیار کیے جاتے ہیں۔

اور جب اُس نے ساتویں مہر کھولی تو آسمان میں تقریباً آدھے گھنٹے تک خاموشی رہی۔ اور میں نے وہ سات فرشتے دیکھے جو خدا کے حضور کھڑے تھے؛ اور انہیں سات نرسنگے دیے گئے۔ اور ایک اور فرشتہ آیا اور قربان گاہ کے پاس کھڑا ہو گیا، اس کے ہاتھ میں سونے کی بخور دان تھی؛ اور اسے بہت سی بخور دی گئی تاکہ وہ اسے سب مقدسوں کی دعاؤں کے ساتھ اُس سونے کی قربان گاہ پر چڑھائے جو تخت کے سامنے تھی۔ اور بخور کا دھواں، جو مقدسوں کی دعاؤں کے ساتھ تھا، فرشتے کے ہاتھ سے نکل کر خدا کے حضور اوپر اٹھ گیا۔ پھر فرشتے نے بخور دان لیا، اسے قربان گاہ کی آگ سے بھر دیا، اور اسے زمین پر پھینک دیا؛ تب آوازیں ہوئیں، گرجیں ہوئیں، بجلیاں چمکیں، اور ایک زلزلہ آیا۔ اور وہ سات فرشتے جن کے پاس سات نرسنگے تھے، پھونکنے کے لیے تیار ہو گئے۔ مکاشفہ 6:1-8۔

ایک نبوی انوکھا امر ہم پچھلے مضامین میں شناخت کرتے آئے ہیں، لیکن اس کے مخصوص نبوی مظہر کو ابھی تک ہم نے صراحت سے بیان نہیں کیا۔ یہ انوکھا امر یہ ہے کہ نبوی تاریخ کے سنگ میلوں کی ایک ترتیب کی نمائندگی کرنے والی علامتیں، اُس تاریخ کے اختتام پر جس کی وہ نمائندگی کرتی ہیں، سب کی سب اکٹھی ہو جاتی ہیں۔ ہم نے دکھایا ہے کہ لاودیکیائی ایڈونٹزم کی چار نسلیں، جن کی نمائندگی حزقی ایل باب آٹھ کی چار مکروہات کرتی ہیں، مخصوص سنگ میلوں کو نشان زد کرتی ہیں؛ لیکن ان میں سے ہر ایک، بطور آزمائش، ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کی تاریخ میں دوبارہ دہرائی جاتی ہے۔ یہ انوکھا امر سات نرسنگوں میں بھی ملتا ہے، کیونکہ اگرچہ وہ بت پرست، پاپائی اور جدید روم پر مخصوص عذابوں کی نمائندگی کرتے ہیں، پھر بھی جب جدید روم کے خلاف تعزیری عدالت کا آغاز جلد آنے والے اتوار کے قانون کے نافذ ہونے پر ہوگا، تو وہ سب دوبارہ ایک ساتھ جمع ہو جائیں گے۔

سات نرسنگوں کی ماضی میں تکمیل کی مخصوص تاریخیں موجود ہیں، لیکن سیسٹر وائٹ سات نرسنگوں والے سات فرشتوں کو مکاشفہ باب آٹھ میں قریب الوقوع اتوار کے قانون کی تاریخ کے تناظر میں بھی پیش کرتی ہیں۔

'اور جب اُس نے پانچویں مہر کھولی تو میں نے قربان گاہ کے نیچے اُن کی ارواح دیکھیں جو خدا کے کلام کے سبب اور اُس گواہی کے سبب جو اُن کے پاس تھی قتل کیے گئے تھے: اور وہ بڑی آواز سے پکار کر کہتے تھے، اے خداوند، اے قدوس و برحق، کپ تک تو انصاف نہیں کرتا اور ہمارے خون کا بدلہ اُن سے جو زمین پر بسنے والے ہیں نہیں لیتا؟ اور اُن میں سے ہر ایک کو سفید پوشاک دی گئی [انہیں پاک اور مقدس قرار دیا گیا تھا]؛ اور اُن سے کہا گیا کہ وہ ابھی تھوڑی مدت تک آرام کریں، یہاں تک کہ اُن کے ہم خادم اور اُن کے بھائی بھی، جو اُن ہی کی طرح قتل کیے جانے والے تھے، پورے ہو جائیں' [مکاشفہ 9:6-11]۔ یہاں یوحنا کے سامنے ایسے مناظر پیش کیے گئے جو حقیقت میں موجود نہ تھے بلکہ مستقبل کے ایک زمانے میں ہونے والے تھے۔

"مکاشفہ 1:8-4 منقول۔" مخطوطات کی اشاعتیں، جلد 20، 197۔

سابقہ عبارت میں بہن واٹ پانچویں مہر کے مکالمے اور اس کی تکمیل کو اس زمانہ پر منطبق کرتی ہیں جب باب آٹھ میں سات فرشتے نرسنگ بجانے ہی والے ہوتے ہیں، لیکن وہ اسی نمائندگی کو مکاشفہ باب اٹھارہ کی دو آوازوں کی تاریخ پر بھی منطبق کرتی ہیں۔

"جب پانچویں مہر کھولی گئی، تو یوحنا مکاشفہ بین نے رویا میں قربان گاہ کے نیچے اُن لوگوں کی جماعت دیکھی جنہیں خدا کے کلام اور یسوع مسیح کی گواہی کے سبب ذبح کیا گیا تھا۔ اس کے بعد وہ مناظر آتے ہیں جو مکاشفہ کے اٹھارہویں باب میں بیان کیے گئے ہیں، جب وہ جو وفادار اور سچے ہیں بابل سے نکل آنے کے لیے بلائے جاتے ہیں۔ [مکاشفہ 1:18-5، اقتباس کیا گیا۔] مینسکرپٹ ریلیزرز، جلد ۲۰، ۱۴۔

سات نرسنگ بت پرست، پاپائی اور جدید روم کی تاریخ میں خدا کی عدالت کی نمائندگی کرتے ہیں، مگر ان کی نمائندگی 11 ستمبر 2001 کی تاریخ اور جلد آنے والے اتوار کے قانون کی دوسری آواز میں بھی پائی جاتی ہے۔ مکاشفہ کے باب آٹھ کی پہلی چھ آیات پر گفتگو کرنے کے بعد، یوریاہ سمتھ پہلے چار نرسنگوں کی تاریخی تکمیلیں پیش کرنا شروع کرتا ہے۔

سات نرسنگوں کا موضوع یہاں دوبارہ اٹھایا گیا ہے، اور یہ اس باب کے بقیہ حصے اور پورے باب 9 پر محیط ہے۔ سات فرشتے اپنے نرسنگ بجانے کے لیے تیار ہوتے ہیں۔ ان کا یحنا دانی ایل باب 2 اور 7 کی نبوت کے مکملہ کے طور پر سامنے آتا ہے، جس کا آغاز قدیم رومی سلطنت کے ٹوٹ کر دس حصوں میں تقسیم ہونے سے ہوتا ہے، جن کی تفصیل پہلے چار نرسنگوں میں ملتی ہے۔ یوریاہ سمتھ، دانی ایل اور مکاشفہ، 477۔

سمتھ یہ واضح کرتا ہے کہ پہلے چار نرسنگ بت پرست روم پر خدا کی عدالتیں تھیں۔ وہ ساتویں آیت کا حوالہ دیتا ہے جو پہلے نرسنگ کی نبوی خصوصیات کی نشاندہی کرتی ہے، اور پھر اس کی تاریخی تکمیل کی نشاندہی کرتا ہے۔

مغربی روم پر اس کے زوال کی راہ میں نازل ہونے والی پہلی سخت اور بھاری آفت ایلارک کی زیر قیادت گوتھوں سے ہونے والی جنگ تھی، جس نے بعد کی یلغاروں کے لیے راستہ کھول دیا۔ رومی شہنشاہ تھیوڈوسیئس کا انتقال جنوری 395 میں ہوا، اور موسم سرما کے اختتام سے پہلے ایلارک کے ماتحت گوتھ سلطنت کے خلاف ہتھیار اٹھا چکے تھے۔

الارک کی قیادت میں پہلی یلغار نے تھریس، مقدونیہ، اٹیکا اور پیلوپونیز کو تاراج کر دیا، لیکن شہر روم تک نہ پہنچ سکی۔ تاہم دوسری یلغار میں گوتھ قبیلے کے سردار نے آلپس اور اپینائن پہاڑوں کو عبور کیا اور 'ابدی شہر' کی فصیلوں کے سامنے نمودار ہوا، جو جلد ہی بربروں کے قہر کا شکار ہو گیا۔

پہلے نرسنگ کی صدا کا زمانہ چوتھی صدی کے اختتام کے قریب اور اس کے بعد کا ہے، اور یہ گوتھوں کے ہاتھوں رومی سلطنت پر ہونے والی ان تباہ کن یلغاروں کی طرف اشارہ کرتا ہے۔
Uriah Smith, Daniel and Revelation, 478

سمتھ ایلرک کو بت پرست روم پر خدا کی عدالت کی علامت سمجھتے ہیں، جسے پہلا نرسنگ ظاہر کرتا ہے۔ ہر نرسنگ کی نمائندگی ایک تاریخی شخصیت کرتی ہے؛ ایلرک چوتھی صدی کے آخر سے پہلے نرسنگ کی آمد کی نمائندگی کرتا ہے۔ ملر یہ نہیں دیکھ سکتا تھا کہ یہ نرسنگ اتوار کے نفاذ کے باعث روم پر آیا، کیونکہ ملر خود اتوار کا پابند تھا۔ سمتھ نے بھی اس حقیقت کو نظر انداز کیا، لیکن اس نے یہ ضرور تسلیم کیا کہ اتوار کا پہلا نافذ شدہ قانون سن 321 میں قسطنطین نے نافذ کیا تھا۔ اتوار کے نفاذ سے متعلق نبوی اصول کلی ہمیشہ ایک ہی رہتا ہے، کیونکہ خدا کبھی نہیں بدلتا، اور وہ اصول یہ ہے کہ 'قومی ارتداد کے بعد قومی تباہی آتی ہے'۔ ایلرک اس قومی تباہی کے آغاز کی نمائندگی کرتا ہے جو

اسی دور میں شروع ہوئی جب قسطنطین نے پہلا اتوار کا قانون نافذ کیا۔
سمتھ آٹھویں آیت کا حوالہ دے کر، جو دوسرے نرسنگ کی نشاندہی کرتی ہے، آگے بڑھتا ہے اور پھر اپنا تبصرہ جاری رکھتا ہے:

رومی سلطنت قسطنطین کے بعد تین حصوں میں تقسیم ہو گئی؛ اور اسی لیے "آدمیوں کا تیسرا حصہ" وغیرہ کا بار بار آنے والا فقرہ اس سلطنت کے اس ایک تہائی حصے کی طرف اشارہ ہے جو عذاب کی زد میں تھا۔ رومی سلطنت کی یہ تقسیم قسطنطین کی وفات پر اس کے تین بیٹوں، قسطنطیوس، قسطنطین دوم، اور کانستانس، کے درمیان کی گئی۔ قسطنطیوس کے حصے میں مشرق آیا، اور اس نے اپنی رہائش سلطنت کے دارالحکومت قسطنطنیہ میں قائم کی۔ قسطنطین دوم نے برطانیہ، گال اور ہسپانیہ پر حکومت کی۔ کانستانس نے ایلیریکم، افریقہ اور اٹلی پر حکومت کی۔ (دیکھئے: سبائن کی کلیسیائی تاریخ، صفحہ 155)۔ اس معروف تاریخی حقیقت کے بارے میں، ایلیٹ نے، جیسا کہ البرٹ بارنز نے مکاشفہ 4:12 پر اپنے نوٹس میں نقل کیا ہے، کہا: "کم از کم دو بار، اس سے پہلے کہ رومی سلطنت مستقل طور پر مشرقی اور مغربی دو حصوں میں تقسیم ہوئی، سلطنت تین حصوں میں تقسیم ہوئی تھی۔ پہلی مرتبہ سنہ 311 عیسوی میں، جب اسے قسطنطین، لیسینیوس اور مکسمین کے درمیان تقسیم کیا گیا؛ دوسری مرتبہ سنہ 337 عیسوی میں، قسطنطین کی وفات پر، کانستانس اور قسطنطیوس کے درمیان۔" یورپا سمتھ، دانی ایل اور مکاشفہ، 480۔

روم کے تین حصوں میں، اور نیز دو حصوں میں تقسیم ہونے کا تاریخی مظہر، جس کا ذکر ان مورخین نے کیا ہے جن کا حوالہ سمتھ دیتا ہے، روم کے ان عناصر کی طرف اشارہ کرتا ہے جو جدید روم کے سہ فریقی اتحاد کی نشاندہی کرتے ہیں، جو ایک ایسے ڈھانچے پر مشتمل ہے جو دو حصوں میں تقسیم ہے اور چرچ اور ریاست کے امتزاج کی نمائندگی کرتا ہے۔ آگے چل کر سمتھ دوسرے نرسنگ سے وابستہ تاریخی شخصیت کی نشاندہی کرتا ہے۔

دوسرے نرسنگ کی صدا کی تشریح سے متعلق تاریخ واضح طور پر "خوفناک جنسیرک" کی جانب سے افریقہ پر یلغار اور تسخیر، اور بعد ازاں اٹلی کی فتح سے متعلق ہے۔ اس کی فتوحات زیادہ تر بحری تھیں؛ اور اس کی کامیابیاں "گویا ایک عظیم پہاڑ جو آگ میں دھک رہا ہو، سمندر میں پھینک دیا گیا ہو" کے مانند تھیں۔ بحری بیڑوں کے تصادم اور سمندری ساحلوں پر جنگ کی عمومی تباہ کاریوں کو اس سے بہتر، یا اس کے برابر بھی، کون سا استعارہ واضح کر سکتا ہے؟ اس نرسنگ کی تشریح کرتے ہوئے ہمیں ایسے واقعات تلاش کرنے ہیں جن کا تجارتی دنیا پر خاص اثر پڑتا ہو۔ استعمال شدہ علامت فطری طور پر ہمیں ہلچل اور شورش کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ اس پیشین گوئی کی تکمیل شدید بحری جنگ کے سوا کسی اور چیز سے ممکن نہیں تھی۔ اگر پہلے چار نرسنگوں کی صدا چار نمایاں واقعات سے متعلق ہے جنہوں نے رومی سلطنت کے زوال میں حصہ لیا، اور پہلا نرسنگ الیرک کی قیادت میں گوٹھوں کی تباہ کاریوں کی طرف اشارہ کرتا ہے، تو اس میں ہم فطری طور پر اس اگلے حملے کی تلاش کرتے ہیں جس نے رومی طاقت کو جھنجھوڑ دیا اور اس کے سقوط میں مدد دی۔ اگلا عظیم حملہ "خوفناک جنسیرک" کی قیادت میں وانڈلز کا تھا۔ اس کی مہمات 468-428 A.D. کے برسوں کے دوران وقوع پذیر ہوئیں۔ اس عظیم وانڈلز سردار کا ہیڈکوارٹر افریقہ میں تھا۔ ..

روم کے زوال میں اس دلیر بحری قزاق کا جو اہم کردار تھا، اس کے بارے میں مسٹر گبن نے یہ معنی خیز الفاظ استعمال کیے: 'Genserik، ایک ایسا نام جو رومی سلطنت کی تباہی میں Alaric اور Attila کے ناموں کے مساوی مرتبے کا مستحق قرار پایا ہے۔' Uriah Smith, Daniel and Revelation, 481, 484

سمتھ نے، مورخ گبن کا حوالہ دیتے ہوئے، جنہوں نے پہلی تین نرسنگوں کی تاریخی علامتوں کی نشاندہی کی، یہ قرار دیا کہ جینسیرک دوسرا نرسنگا تھا اور پھر کہا کہ جینسیرک "الارک اور اٹیلہ کے برابر درجہ کا مستحق تھا۔" الارک پہلا نرسنگا ہے، جینسیرک دوسرا، اور اٹیلہ تیسرا نرسنگا تھا، جس کا ذکر آیت دس میں ہے۔ سمتھ نے نشاندہی کی کہ دوسرا نرسنگا، جس کی نمائندگی جینسیرک کرتا ہے، "468-428" کے تاریخی دور کی نمائندگی کرتا ہے۔ پھر سمتھ آیت دس نقل کرتا ہے، جو تیسرا نرسنگا متعین کرتی ہے، اور اپنا بیان جاری رکھتا ہے:

اس عبارت کی تشریح اور اطلاق میں ہم تیسرے اہم واقعے تک پہنچتے ہیں جس کے نتیجے میں رومی سلطنت کا سقوط ہوا۔ اور اس تیسرے صور کی تاریخی تکمیل تلاش کرنے میں ہم چند اقتباسات کے لیے ڈاکٹر البرٹ بارنز کے نوٹس کے شکر گزار ہوں گے۔ اس عبارت کی توضیح میں، جیسا کہ یہ مفسر کہتا ہے، یہ ضروری ہے کہ 'کوئی سردار یا جنگجو ہو جس کا موازنہ ایک دہکتے ہوئے شہاب ثاقب سے کیا جا سکے؛ جس کی راہ غیر معمولی طور پر تابناک ہو؛ جو اچانک بالکل ایک دہکتے ہوئے ستارے کی طرح ظاہر ہو، اور پھر ایسے ستارے کی مانند غائب ہو جائے جس کی روشنی پانیوں میں بچھا دی گئی ہو۔' — مکاشفہ 8 پر نوٹس۔

یہاں یہ فرض کیا گیا ہے کہ یہ صور اٹیلہ کی رومی طاقت کے خلاف تباہ کن جنگوں اور شدید یلغاروں کی طرف اشارہ کرتا ہے، جنہیں اس نے ہنوں کے اپنے لشکروں کی قیادت میں جاری رکھا۔۔۔

'اور اس ستارے کا نام افسنتین کہلاتا ہے [جو تلخ نتائج کی طرف اشارہ کرتا ہے]۔' یہ الفاظ — جو پچھلی آیت سے زیادہ گہری نسبت رکھتے ہیں، جیسا کہ ہمارے نسخے میں رموز اوقاف بھی ظاہر کرتے ہیں — ہمیں ایک لمحے کے لیے اٹیلہ کے کردار کی طرف، اُس مصیبت کی طرف جس کا وہ خالق یا ذریعہ تھا، اور اُس دہشت کی طرف جو اُس کے نام سے پیدا ہوئی تھی، واپس لے جاتے ہیں۔

'مکمل استیصال اور محو' وہ اصطلاحات ہیں جو اس کی ڈھائی ہوئی تباہ کاریوں کو سب سے بہتر بیان کرتی ہیں۔ اس نے اپنے آپ کو 'خدا کا قہر' کہا، Uriah Smith, Daniel and Revelation, 484, 487

تیسرے نرسنگے کی تاریخ، جس کی نمائندگی اٹیلہ پن سے ہوتی ہے، سن 441 سے شروع ہو کر اس کی موت سن 453 تک جاری رہی۔ پھر سمتھ بارہویں آیت نقل کرتے ہیں، جو چوتھے نرسنگے کو پیش کرتی ہے اور بربر بادشاہ اوڈواکر کی تصویر کشی کرتی ہے، جہاں مغربی روم کی سہ گانہ علامت سورج، چاند اور ستاروں سے ظاہر کی گئی ہے۔ وہ ان تین علامتوں کی شناخت یوں کرتے ہیں: "سورج، چاند اور ستارے—کیونکہ یہاں بلا شبہ یہ علامتوں کے طور پر ہی استعمال ہوئے ہیں—صاف طور پر رومی حکومت کے عظیم اجرام نورانی کی طرف اشارہ کرتے ہیں—اس کے شہنشاہوں، سینیٹروں اور قونصلوں کی طرف۔ بشپ نیوٹن لکھتے ہیں کہ مغربی روم کا آخری شہنشاہ رومولس تھا، جسے استہزا کے طور پر آگستولس، یا 'چھوٹا آگسٹس' کہا جاتا تھا۔ مغربی روم 476 عیسوی میں ساقط ہو گیا۔ تاہم، اگرچہ رومی سورج بجھ چکا تھا، اس کے ماتحت اجرام نورانی مدہم طور پر چمکتے رہے جب تک سینیٹ اور قونصل قائم رہے۔ لیکن متعدد داخلی شکستوں اور سیاسی قسمت کے اتار چڑھاؤ کے بعد، بالآخر 566 عیسوی میں قدیم حکومت کی پوری ہیئت الٹ دی گئی، اور خود روم، جو کبھی دنیا کی ملکہ تھا، سمٹ کر راوینا کے ایکزارخ کو خراج گزار ایک غریب ڈچی بن گیا۔" یوریاہ سمتھ، دانیاہ اور مکاشفہ، صفحہ 487۔

یہاں ہمیں روم کی تین حصوں میں تقسیم کی ایک اور شہادت ملتی ہے، جو جدید روم کے ثلاثی اتحاد کا پیش خیمہ ہے۔ مشرقی روم اور شہنشاہ قسطنطین کے معاملے میں یہ تین حصوں میں تقسیم اُس کے تین بیٹوں کے ذریعے ظاہر ہوئی، مگر مغربی روم میں یہ حکومت کی ثلاثی شکل تھی۔ پھر سمتھ یہ واضح کرتا ہے کہ سورج، چاند اور ستارے اُس مخصوص ترتیب کی نمائندگی کرتے ہیں جس کے تحت

مغربی روم کو گرا دیا گیا۔ وہ اپنی روایت کا اختتام آخری تین نرسنگوں کے درج ذیل تعارف کے ساتھ کرتا ہے۔

ان بربروں کی پہلی یلغاروں سے سلطنت پر آنے والی آفتیں جتنی بھی ہولناک تھیں، ان کے بعد آنے والی مصیبتوں کے مقابلے میں وہ نسبتاً ہلکی تھیں۔ وہ تو بس اس موسلا دھار سیلاب سے پہلے کی بارش کی ابتدائی چند بوندیں تھیں، جو بہت جلد رومی دنیا پر ٹوٹ پڑنے والا تھا۔ باقی تین صور پر الم و مصیبت کے بادل چھائے ہوئے ہیں، جیسا کہ مندرجہ ذیل آیات میں بیان کیا گیا ہے۔

'آیت 13۔ اور میں نے دیکھا، اور میں نے ایک فرشتہ کو آسمان کے بیچ میں اڑتے ہوئے سنا، جو بلند آواز سے کہہ رہا تھا: 'وئے، وئے، وئے اہل زمین پر، اس سبب سے کہ تین فرشتوں کے نرسنگے کی باقی آوازیں ابھی سنائی دینی ہیں، جو ابھی پھونکنے والے ہیں۔'

"یہ فرشتہ سات نرسنگا بجانے والے فرشتوں کے سلسلے میں سے نہیں ہے، بلکہ محض ایک ایسا ہے جو یہ اعلان کرتا ہے کہ باقی تین نرسنگے وئے کے نرسنگے ہیں، اس لیے کہ ان کے بجنے کے ساتھ زیادہ ہولناک واقعات پیش آنے کو ہیں۔ چنانچہ اگلا، یعنی پانچواں نرسنگا، پہلی وئے ہے؛ چھٹا نرسنگا دوسری وئے ہے؛ اور ساتواں، جو سات نرسنگوں کے اس سلسلے کا آخری ہے، تیسری وئے ہے۔" یوریا اسمتھ، ڈینیئل اینڈ ریولیشن، 493۔

ہم تین نرسنگوں کی مصیبتوں کا سلسلہ اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

شاہی روم کی مصیبتیں، اس کے زوال میں، ایک ایک کر کے آخری تک بیان کی گئیں، یہاں تک کہ روم ایک شہنشاہ، ایک قونصل، یا ایک سینیٹ سے بھی خالی رہ گیا۔ 'راوٹا کے ایگزارخوں کے زیر اقتدار، روم دوسرے درجے تک گرا دیا گیا۔' سورج کا تہائی حصہ ضرب کھا گیا، اور چاند کا تہائی حصہ، اور ستاروں کا تہائی حصہ۔ مغرب کے شہنشاہوں کے ساتھ قیصروں کی نسل ختم نہ ہوئی۔ روم، اپنے زوال سے پہلے، شاہی اقتدار کا محض ایک حصہ رکھتا تھا۔ قسطنطنیہ اس کے ساتھ دنیا کی سلطنت تقسیم کرتا تھا۔ اور نہ گاتھ اور نہ وینڈل نے اس اب بھی شاہی شہر پر حکمرانی کی، جس کے شہنشاہ نے، قسطنطین کے ہاتھوں دارالسلطنت کی پہلی منتقلی کے بعد، اکثر روم کے شہنشاہ کو اپنا نامزد اور قائم مقام سمجھا۔ اور قسطنطنیہ کی تقدیر دوسرے ادوار کے لیے محفوظ رکھی گئی تھی، اور اس کا اعلان دوسرے نرسنگوں سے ہوا۔ سورج، چاند اور ستاروں میں سے، ابھی تک صرف تہائی حصہ ہی زد میں آیا تھا۔

چوتھے نرسنگے کے اختتامی الفاظ مغربی سلطنت کی آئندہ بحالی کی طرف اشارہ کرتے ہیں: 'دن اس کے تیسرے حصے کے لیے نہیں چمکا، اور رات بھی اسی طرح۔' سول اقتدار کے لحاظ سے، روم راویٹا کے ماتحت ہو گیا، اور اٹلی مشرقی سلطنت کا ایک فتح شدہ صوبہ تھا۔ لیکن، جیسا کہ زیادہ مناسب طور پر دوسری پیشین گوئیوں سے تعلق رکھتا ہے، تصاویر کی پرستش کے دفاع نے سب سے پہلے پوپ اور شہنشاہ کی روحانی اور دنیوی طاقتوں کو سخت تصادم میں لا کھڑا کیا؛ اور کلیساؤں پر تمام اختیار پوپ کو دے کر، جسٹینین نے پاپائی بالادستی کے فروغ میں مدد دی، جو بعد میں بادشاہ بنانے کا اختیار اپنے ہاتھ میں لے لی۔ سنہ 800 عیسوی میں، پوپ نے شارلمین کو 'شہنشاہ رومیان' کا لقب عطا کیا۔—'کیتھ۔ وہ لقب پھر سے فرانس کے بادشاہ سے جرمنی کے بادشاہ کو منتقل کر دیا گیا۔ اور شہنشاہ فرانسس دوم نے 6 اگست، 1806 کو اس فرضی حیثیت سے بھی ہمیشہ کے لیے دستبرداری اختیار کر لی۔" اے۔ ٹی۔ جونز، آج کی عظیم اقوام، 54۔